"قومی تعلقات" پر ترکی زبان میں سوویٹ لٹریچر

NATSIONALNYE OTNOSHENIYA V SSSR V TRUDAKH TURETSKIKH ABTOROV
سوویٹ یونین میں قومی تعلقات : ترک مصنفین کی کتابوں کی روشنی میں
A.Kh.Mustafaev. Baku, 'Elm', 1990, 212 pp.

قوم پرستی کا مسئلہ سوشلزم نے جس طرح حل کیا ہے، اسے سوشلزم کی ایک بہت بڑی کامیابی خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا عملی اظہار "یونین آف سوویت سوشلسٹ ری پبلکس" کی تشکیل کی صورت میں دکھائی دیتا ہے جو اپنے طور پر انسانی تاریخ میں ایک غیر معمولی واقعہ خیال کیا جاتا ہے۔

مثالی اشتراکیت اپنے بین الاقوامی کردار کی وجہ سے ممتاز ہے۔ محنت کش طبقے کا اتحاد، اقوام کے درمیان تعاون، اشتراکی ممالک اور ان کے عوام میں باہمی امداد اور تعاون وہ قوانین ہیں جو اشتراکیت کی ترویج و ترقی کا باعث ہیں۔ محنت کش طبقے کی اشتراکی بین الاقوامیت ہی اشتراکیت کی نظریاتی بنیاد ہے۔

بد قسمتی سے گذشتہ چند عشروں کے دوران میں "نسلوں کے درمیان" تعلقات کے شعبے میں سنگین مشکلات اور الجھاؤ سامنے آئے ہیں۔ یہ مشکلات کچھ زیادہ ہی پیچیدہ اور عالمگیر ہو گئی ہیں۔ غیر پیشہ ورانہ طریقے سے اس سنگین مسئلے سے نبٹنے کی کوشش میں صورت حال اس قدر بگڑ گئی ہے کہ اب کنٹرول سے باہر ہے۔ پرسترائیکا اور گلیس ناسٹ کی نئی فضا میں، فطری طور پر جمع شدہ مسائل سامنے آئے ہیں اور متعلقہ حکام ترجیحی بنیادوں پر ان کے حل کے لیے کوشاں ہیں۔

روسی امور کے ماہرین (Sovietologists) اپنی تصنیفات میں کوشش کرتے ہیں کہ وہ سوویت یونین میں قومیتی مسائل کے حل کا جو پیچیدہ طریقہ کار ہے، اس کی اہمیت گھٹا کر پیش کریں۔ وہ قوم اور قومی تعلقات کی روح کی غیر حقیقی تشریح پیش کرتے ہیں۔ اور ان تصورات کو وقت سے آزاد غیر طبقاتی گروہ بندیوں میں ڈھال دیتے ہیں۔ وہ قوم پرستانہ عداوت و مخالفت اور قوم پرستی کے لازوال پن پر نقل در نقل سے کام لیتے ہیں۔ اشتراکیت کے مخالف یہ دلیل دیتے ہیں کہ جدید دنیا میں قوموں کا وجود ایک حقیقت ہے اور اس مسئلے کو کسی بھی قسم کے سماجی ڈھانچے کے تحت حل کرنا ناممکن ہے۔

ترک ماہرین نے سوویت یونین میں قومیتوں کے نظریے اور نسلی تعلقات پر جو تنقید کی ہے وہ اشتراکی بین الاقوامیت کے نظریہ و عمل پر بورژوائی نقطۂ نظر کے مکمل نظام کا ایک لازمی حصّہ ہے۔ اس موضوع پر ترکی زبان کا لٹریچر متعدد وجوہ کی بنا پر خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ اولاً سوویت یونین میں رہائش پذیر ترک عوام سلاویوں کے بعد تعداد میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ ثانیاً ہر گزرتے دن کے ساتھ ترکوں میں قوم پرستانہ جذبات زور پکڑتے جا رہے ہیں۔ ثالثاً ترک قوم پرست ایسے طریقوں کی تلاش میں مصروف ہیں جن کے ذریعے وہ عام آبادی میں قومی شعورِ ذات کو مزید فروغ دے سکیں۔

مصنف کے نزدیک ترک قوم پرستی کا مدلّل اور تنقیدی جائزہ مہیا کرنا ایک مقدّس فریضہ ہے۔ اور وہ اپنے ان نئے طریقوں اور خطوط پر فخر محسوس کرتا ہے جو اس نے ترکوں سمیت ماہرینِ امورِ روس کی قومی سیاست پر تنقید کے لیے تلاش کیے ہیں۔ وہ ترک مصنفین کی کتابوں کا مفصل اور ہر لحاظ سے جامع تجزیہ پیش کرتا ہے۔ مصنّف قوموں کی ترقی میں بین الاقوامیت اور قوم پرستی کی جدلیات کے حقیقی مسائل کا جائزہ لیتا ہے۔

چار ابواب پر مشتمل اس مقالے میں قارئین کے ایک وسیع حلقے کو مخاطب کیا گیا ہے۔

مطبوعات

مذہب کے موضوع پر تازہ ترین روسی مطبوعات

1. Gellner, E., 'Islam : Inoi Vzglyad na Prava Cheloveka' (اسلام: انسانی حقوق پر جداگانہ نقطۂ نظر). Vek XX i Mir, No.3, Moscow, 1990, pp. 17-22

2. Ionova, A.I., 'Sovremennyi Isalm i Panislamism (جدید اسلام اور پان اسلامزم). Voprosy Nauchnovo Ateizma, No. 32, Moscow, 1989, pp. 120-39.

3. Bazhan, T.A., 'Problemy Religioznykh Potrebnostei'. (مذہبی ضروریات سے وابستہ مسائل) مقالہ برائے ڈاکٹریٹ کا خلاصہ، لینن گراڈ، 1990ء، صفحہ 16۔

4. Kublitskaya,E.a.,'Traditsionnaya i Netraditsionnaya Religiosnost': Opyt Sotsiologicheskovo Izycheniya'. (روایتی اور غیر روایتی مذہبیت: عمرانی مطالبات کا طریقہ کار) Sotziologicheskie Issledovaniya, No. 5, Moscow,1990, pp 95-103.

5. Oizerman, T., 'Lyudvig Feierbakh o Religii i Putyakh Chelovecheskoi Emansipatsii. (لڈوگ فائرباخ کے مذہبی افکار اور آزادیٔ آدمیت کے راستے) Obschestvennye Nauki, No.3, Moscow, 1990, pp. 154-63.